بانس کی کاشت واہمیت

ڈاکٹر محمد طاہر صدیقی
ڈاکٹر عرفان احمد
شعبہ فارسٹری

دفتر جامعہ کتب، رسائل وجرائد
جامعہ زرعیہ فیصل آباد

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

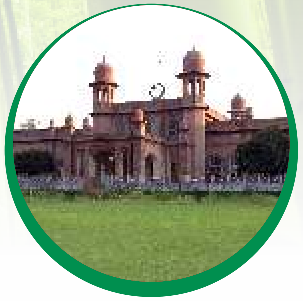

Office of University Books & Magazines
(OUBM)

Publisher: **Prof. Dr. Shahzad Maqsood Ahmed Basra**
Editorial Assistance: **Azmat Ali, Khalid Saleem Khan**
Designed by: **Muhammad Asif** (University Artist)
Composed by: **Muhammad Ismail, Muhammad Rizwan**

Price: Rs. 15/-

بانس کی کاشت واہمیت

بانس کا پودا پاکستان میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔بانس کا تعلق گھاس کے خاندان (**Poaceae family**) سے ہے۔ یہ گرم اور معتدل ملکوں میں سطح سمند سے لے کر پہاڑی علاقوں تک پایا جاتا ہے۔ بانس کی **1250** اقسام ہیں۔ جن میں نوے کے قریب سخت بانس سے تعلق رکھتی ہیں اور یہی عام کاشت کے لیے موزوں ہیں۔ مشرقی ایشیا میں اس کی کثرت ہے۔ یہ چند سینٹی میٹر سے لے کر چالیس میٹر تک لمبائی میں چلا جاتا ہے اور بعض اوقات اس کے تنے کی موٹائی ایک فٹ تک ہوجاتی ہے۔ بانس اپنی گوناں گوں خصوصیات کی بناء پر شہرت حاصل کر رہا ہے۔ بانس کی کاشت پر نظر ڈالی جائے تو چین، بھارت، چین اور انڈونیشیا سرفہرست نظر آتے ہیں۔

پاکستان میں کی فصل تقریباً **20** ہزار ہیکٹر پر کاشت کی جاتی ہے۔ بانس کی کاشت زیادہ تر سرگودھا، خوشاب، منڈی بہاؤالدین، پتوکی اور چونیاں میں ہوتی ہے۔

بانس کی لکڑی ہلکی لچکدار اور مضبوط ہوتی ہے اور جلد خراب نہیں ہوتی انہی خوبیوں کی بناء پر ایشیاء کے بہت سے حصوں میں لوگ بانس سے گھر بناتے ہیں۔ اس سے بے شمار چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ اب تک بانس سے تیار ہونے والی پانچ ہزار اشیا کی نشان دہی ہوچکی ہے۔ اس کی مانگ کی وجہ سے پچھلے چند سالوں سے ہمارے کسان بھائی اپنے کھیتوں پر اسے بطور فصل اُگا رہے ہیں۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بانس **3 - 4** سالوں میں کٹائی کے قابل ہوجاتا ہے جبکہ اس کے برعکس چوڑے پتوں والے درخت (**Broad Leaved**) تقریباً **10** تا **60** سال میں کٹائی کے قابل ہوتے ہیں جبکہ پائن (**Confiers**) **120** تا **200** سال میں کٹائی کے قابل ہوتے ہیں۔ اس وقت پاکستان

میں کئی اقسام زیر کاشت ہیں جن میں درج ذیل اقسام خاصی نفع بخش ہیں۔

1- لاٹھی بانس (**Dendrocalamus strictus**)

2- کالا بانس یا چواڑی (**Dendrocalamus hamiltonii**)

3- **Dendrocalamus longispathus**

4- **Bambusa tulda**

5- **Bambusa vulgaris**

6- سجاوٹی بانس (**Phyllostachys aurea**)

7- کنڈیالہ (**Bambusa arundinacea**)

8- **Dendrocalamus giganteus**

ان میں سے زیادہ منافع بخش کالا بانس ہے کیونکہ اس کی اُونچائی **30** تا **60** فٹ تک اور لپیٹ **4** تا **16** انچ تک ہوجاتا ہے۔ کھیتوں میں بانس لگانا ایک نفع بخش کاروبار ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ حکومت کو بھی چاہیے کہ وہ ان صنعتوں کی حوصلہ افزائی کرے جن میں بانس خام مال (**Raw material**) کے طور پر استعمال ہوتا ہے تاکہ کاشتکاروں کو بانس کی فصل کے صحیح پیسے ملنے کے ساتھ ساتھ ملک کا قیمتی زرمبادلہ بھی بچایا جاسکے۔

بانس کے پودے تیار کرنے کے طریقے

اگر آپ اپنی نرسری بنا کر بانس کے پودے تیار کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل طریقوں سے تیار کرسکتے ہیں اور جب پودے ضرورت کے مطابق سائز کے ہوجائیں تو انہیں کھیتوں میں منتقل کردیا جائے۔

1- شاخوں کی قلموں سے

اچھے منتخب بانس کے پودوں کی پکی شاخوں سے تیزی آری یا قینچی کے ذریعے قلمیں بنائی جائیں قلموں کی موٹائی نصف سینٹی میٹر یا اس سے زیادہ ہونی چاہئیں۔ بہت زیادہ موٹی قلمیں بنانی ذرا مشکل ہوتی ہیں اور ان کی کامیابی کے امکان بھی کم ہوتے ہیں۔ ہر قلم پر کم از کم دو آنکھیں ضرور ہونی چاہئیں اس لیے ایک قلم پر دو گانٹھیں (**Nodes**) ضرور ہونی چاہئیں اور قلم کو گانٹھ سے تقریباً دو انچ کے فاصلے پر کاٹنا چاہیے۔ اگر اس سے کم فاصلہ ہوگا تو نمی کے کم ہونے سے آنکھ ضائع ہوسکتی ہے ۔موسم بہار اور برسات قلموں سے بانس اگانے کے لیے موزوں ترین موسم ہیں۔قلموں کو پہلے نرسری میں لگایا جاتا ہے جب ایک سال کے پودے ہوجاتے ہیں تو ان کو کھیتوں میں منتقل کردیا جاتا ہے بانس کی قلمیں دو طرح یعنی اُفقی حالت یا عمودی حالت میں لگائی جاسکتی ہیں۔

i- اُفقی قلمیں لگانا (Horzontal cutting)

نرسری میں کیاریوں کو کھاد وغیرہ ملا کر اچھی طرح تیار کیا جائے اور جب کیاریاں تیار ہوجائیں تو قلموں کو قطاروں میں کسی یا کھرپے سے نالیاں ان میں ایک جگہ پر دو قلمیں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح رکھی جائیں کہ قلموں کے کنارے ایک دوسرے سے زیادہ دور نہ ہوں۔ قطاروں کا درمیانی فاصلہ کم از کم دو فٹ ہو اور دو انچ کی گہرائی میں لگائی جائیں۔

قلمیں لگانے کے فوراً بعد پانی دے دیا جائے۔ان قلموں سے پندرہ دنوں سے لے کر ایک ماہ تک عرصہ میں شگوفے نکل آتے ہیں۔ان چھوٹے پودوں کو شروع شروع میں ہفتے میں کم از کم ایک بار پانی ضرور دیا جائے اور جب یہ پودے کافی مضبوط ہوجائیں تو پانی کا وقفہ بڑھایا جاسکتا ہے لیکن اچھی نشوونما کے لیے پانی کی وافر مقدار بہت ضروری ہے۔قلمیں بہار میں فروری سے لے کر مارچ تک اور موسم برسات میں اگست سے ستمبر تک لگائی جاسکتی ہیں ویسے قلموں سے پودے تیار کرنے کا بہترین

موسم موسم بہار ہے۔جس میں بہترین نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

ii- عمودی قلمیں لگانا (Vertical cuttings)

عمودی قلمیں لگاتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ہر قلم میں کم از کم ضرور ہوں جن میں ایک زمین کے اندر اور دوسری زمین کے باہر رہنی چاہیے۔قلم کا تین چوتھائی یا دو تہائی حصہ زمین کے اندر اور باقی باہر رہے۔قلمیں لگانے کے فوراً بعد پانی دے دیا جائے اس طریقے سے لگائی ہوئی قلمیں نشوونما اور پیداواری صلاحیت کے لحاظ سے اُفقی طریقے سے لگائی ہوئی قلموں سے کم تر ہوتی ہیں۔

2- داب لگانا (Layering)

یہ طریقہ بانس اور دوسرے قیمتی پھلدار پودوں کی افزائش کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔بانس کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو کسی اور طریقے سے نہیں اُگائی جاسکتیں۔ان کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ ذرا مشکل اور مہنگا ہے اگر اس طریقے سے بانس کے پودے تیار کرنا ہوں تو سب سے پہلے بانس کے کچھ نرم شاخوں کا انتخاب کیا جاتا ہے پھر ان نرم شاخوں کو موڑ کر (جیسا کہ دکھایا گیا ہے) شاخ کے کسی حصے کو زمین دو تین انچ دبا دیا جاتا ہے اور اور زرخیز مٹی کی تہہ چڑھا دی جاتی ہے۔اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ دبائی ہوئی شاخ والی جگہ کم از کم دو آنکھیں ضرور ہوں اور بعد میں مناسب مقدار میں پانی دیا جاتا ہے۔ جب شاخ زمین میں دبائی ہوئی جگہ پر جڑیں پیدا کرے تو اس کے پچھلے حصے کو تیز آری یا قینچی سے پودے سے (**mother plant**) علیحدہ کرلیا جاتا ہے۔پودے سے رابطہ ٹوٹ جانے کے بعد شاخ کی نشوونما میں کوئی فرق نہ آئے تو اسے چند دنوں بعد گاچی سمیت کھیت میں لگادیں۔ یہ شاخ آزاد پودے کی مانند اپنی بڑھوتری شروع کردے گی۔بعض اوقات شاخوں پر گیلی مٹی کو کپڑے یا ٹاٹ کے ساتھ باندھنے سے بھی مطلوبہ نتائج برآمد ہوتے ہیں لیکن اس صورت میں اس مٹی کو مسلسل گیلا رکھنا پڑتا ہے تاکہ جڑیں آسانی سے نکل سکیں۔

3- چھوٹے خودرو پودوں کو اصل پودے سے علیحدہ کرکے لگانا (Suckers)

بانس کے اکثر پودوں کے تنوں سے جو زمین میں دبے ہوتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے نئے پودے نکلتے رہتے ہیں۔ اگر ان پودوں کو بڑھنے کا موقع دیا جائے تو یہ اصل پودے کے ساتھ ساتھ جھاڑیوں کی شکل اختیار کرلیتے ہیں۔ یہ ننھے پودے فروری مارچ میں اصل پودے سے علیحدہ کر کے کھیتوں یا کسی موزوں جگہ لگا دیئے جاتے ہیں۔ کھجور اور کیلے کی افزائش نسل بھی اسی طریقے سے ہوتی ہے۔اس بات کو خصوصی طور پر مدنظر رکھنا چاہیے کہ چھوٹے پودے کے ساتھ کچھ جڑیں ایک شاخ اور کچھ پتے ضرور ہونے چاہئیں تا کہ یہ پودا نئی جگہ پر خود کو مستحکم کر سکے۔ پودے کو نئی جگہ لگانے کے فوراً بعد پانی دے دیا جائے۔ پودے اُگانے کا یہ طریقہ بڑا آسان اور سادہ ہے۔

4- زمین دوز تنے (Rhizome) کی قلمیں لگانا

بانس کے پرانے پودوں کے زمین دوز حصوں کو زمین پر سے باہر نکال کر کسی یا کھرپے سے چھوٹے چھوٹے حصوں یا قلموں کی شکل میں کاٹ لیا جاتا ہے۔اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ ہر قلم کے ساتھ کم از کم دو آنکھیں ضرور ہونی چاہئیں۔ یہ قلمیں نرسری میں موسم شروع ہونے سے چند دن پہلے لگا دی جاتی ہیں۔ قلمیں چھ انچ گہری نالیوں میں لگائی جاتی ہیں اور ان کا درمیانی فاصلہ ایک فٹ رکھا جائے۔ جب پودے اتنے بڑے ہو جائیں تو انہیں کھیتوں میں لگایا جاسکے تو منتقل کر دیا جائے۔ زمین کے علاوہ یہ قلمیں گملوں میں بھی اُگائی جاسکتی ہیں۔ گملے میں لگے پودوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بغیر کسی نقصان کے منتقل کیا جاسکتا ہے۔اس قسم کی قلموں کو ہر روز فوارے سے پانی دیتے رہنا چاہیے۔

5- پیڑ کی جھنڈ کی تقسیم سے (Clump division)

بانس کی کٹائی کے بعد زمین میں چھوٹے چھوٹے تنے اور مُڈھ (جڑیں) رہ جاتی ہیں۔ان کی شکل ایسے ہی ہوتی ہے جیسے کہ گنے کو کاٹنے کے بعد اس کے باقی ماندہ حصے کی بانس کی ان جڑوں کو کسی یہ گدال سے کود کر باہر نکال لیں اور زمین پر بچھا کر برابر حصوں میں تقسیم کر دیا جائے اس طریقے سے ایک بڑے پودے سے تقریباً 20 سے 60 تک پودے بنائے جاسکتے ہیں اور ان کو سیدھا کھیت میں لگایا جاسکتا ہے۔ نرسری میں تیار کرنے کی ضرورت نہیں رہتی اگر تقسیم شدہ حصے زیادہ کمزور ہو پھر ایک موسم تک نرسری میں اگایا جاسکتا ہے۔ پھر اگلے موسم میں کھیت میں لگا دیا جائے۔ جھنڈ کی تقسیم موسم بہار میں کی جائے۔ ہمارے کاشت کار زیادہ تر اسی طریقے کو اپنائے ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ آسان ترین اور یقینی ہے اس طریقے سے تیار شدہ پودے تین سال بعد کٹائی کے قابل ہو جاتے ہیں اگر موسم ٹھیک ہو اور پانی وقت پر دیا جائے تو یہ پودے تقریباً سو فیصد کامیاب ہوتے ہیں۔

6- بانس کی پھوٹی ہوئی شاخوں سے پودے تیار کرنا

بانس کے تنوں سے آنکھوں والی جگہ (Bunds) سے شاخیں پھوٹتی ہیں ان کم عمر والی شاخوں کو تنے کے بالکل قریب سے آری کے ساتھ کاٹ کر نرسری میں لگا دیا جائے تو ایک یا دو موسموں بعد بہترین پودے بن جاتے ہیں۔ جن کو پھر کھیتوں میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔ یہ طریقہ نسبت آسان اور سستا ہے اور نتائج بھی حوصلہ افزاء ہیں۔

اس طریقہ میں اور بانس کی عمودی اور افقی قلموں کے لگانے میں فرق یہ ہے کہ یہ شاخوں سے کافی نرم اور کم عمر ہوتی ہیں اور ایک شاخ کی صرف ایک ہی قلم بنائی جاتی ہے جن میں کم از کم دو آنکھیں ہوتی ہیں۔ بانس کی کئی قسمیں قلموں سے افزائش کے اچھے نتائج نہیں دیتیں ان کے لیے اس قسم کی قلمیں بنائی جاتی ہیں۔ یہ قلمیں تنے کے قریب سے کاٹ کر بنائی جاتی ہیں اور جو قلم تنے کے جتنی

قریب ہوتی ہے اس میں اتنی ہی قوت نمو زیادہ ہوتی ہے اور اچھے نتائج دیتی ہے۔

7- بیج سے بانس اُگانا

بیج سے بانس اُگانا مقصود ہو تو اس کے تازہ بیج کاشت کئے جائیں کیونکہ پکنے کے بعد اس کی قوت نمو دو ماہ تک برقرار رہتی ہے۔ بیج اُگانے کے لیے صاف ستھری میرا زمین کا انتخاب کیا جائے۔ سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ پودوں کی بہتر نقل وحمل میں آسانی کے پیشِ نظر بیج کی بوائی پلاسٹک کی تھیلیوں میں جن کا سائز 4 x 9 انچ ہو میں کی جائے یا ریتلی میرا زمین کو چھان کر چوڑے منہ والے گملوں یا مٹی کی کنالیوں میں ڈال دیا جائے۔ بیج بکھیرنے کے بعد بیج کو ریت ملی مٹی یا گوبر کی کھاد سے ڈھانپ دیں ان میں سے کوئی چیز اتنی مقدار میں ہی ڈالیں جتنی بیج کی موٹائی ہو۔ بیج لگانے کے بعد باریک سوراخوں والے فوارے سے پانی دیا جائے۔ پودوں کو گرمی سردی سے بچانے کے لیے سایہ تلے منتقل کرنا ضروری ہے۔ پودے جب ذرا صحت مند اور مضبوط ہو جائیں تو انہیں نرسری میں پہلے سے تیار کی ہوئی کیاریوں میں منتقل کردیا جائے۔ جب کھیتوں میں لگانے کے قابل ہو جائیں تو کھیتوں میں منتقل کردیا جائے۔ بیج سے پودے تیار کرنا محنت طلب کام ہے۔ اس لیے کہ بانس کی پودے کی زندگی میں صرف ایک بار ہی بیج لگتا ہے اس لیے اس کا بیج حاصل کرنا بھی مشکل اور پودا تیار کرنا بھی کافی وقت لیتا ہے۔ جلد فصل حاصل کرنے کے لیے دوسرے طریقے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔

آب وہوا

بانس بنیادی طور پر گرم مرطوب آب وہوا کو پسند کرنے والا پودا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ مشرقی ایشیا میں بکثرت پایا جاتا ہے مگر اس کی قدرتی روئیدگی کا علاقہ اس قدر وسیع ہے کہ یہ سطح سمندر سے لے کر پہاڑوں پر 7-8 ہزار فٹ سے بھی زیادہ بلندی پر پایا جاتا ہے لہٰذا یہ امر مسلمہ ہے کہ پاکستان کی زرخیز مٹی اور آب وہوا بانس کی کاشت کے لیے نہایت موزوں ہے۔

زمین کا انتخاب اور موسم کاشت

ایسی زمین کا انتخاب کیا جائے جو پانی کو جلد جذب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو اور جس میں نکاسی آب کا انتظام ہو۔ بانس کی کی کاشت کے لیے میرا قسم کی زمین **(Sand Loam)** نہایت موزوں سمجھی جاتی ہے۔ کلر اور سیم زدہ زمین بانس کی کاشت کے لیے مناسب نہیں ہے جہاں تک اس کے موسم کاشت کا تعلق ہے تو موسم بہار اور برسات اس کی کاشت کے لیے موزوں موسم ہے۔ موسم بہار قلموں سے بانس کے پودے تیار کرنے کا سب سے بہترین موسم ہے۔

بانس کو کھیتوں میں لگانے کے طریقے

بانس کو دو طریقوں سے اگایا جاسکتا ہے۔ کھیتوں یا کھالوں کے کناروں پر اور دوسرا طریقہ باقاعدہ فصل کے طور پر۔

1- کھیتوں یا کھالوں کے کناروں پر لائنوں میں پودے لگانا

اگر پودے کھیتوں یا کھالوں کے کناروں پر لائنوں میں لگانا مقصود ہو تو پودوں کا درمیانی فاصلہ 5 - 10 فٹ تک رکھیں۔ پودے لگانے کے لیے جو گڑھے کھودے جائیں وہ دو فٹ چوڑے اور اتنے ہی گہرے ہوں کیونکہ گڑھا جتنا بڑا ہوگا اتنا ہی پودے کے لیے بہتر ہوگا۔ یہ کام پودے لگانے سے تقریباً 15 تا 20 دن پہلے کرلینا چاہیے۔ پودا گڑھے میں رکھنے کے بعد گڑھے کو بند کرنے کے لیے جو مٹی ڈالی جائے اس میں گوبر کی کھاد اور بھل ملادی جائے۔ پانی دینے کے لیے تمام گڑھوں کو نالی بنا کر ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا جائے۔

2- کھیتوں میں باقاعدہ فصل کے طور پر کاشت

اس میں سب سے اہم بات پودوں کا درمیانی فاصلہ رکھنا ہے۔ بانس کے پودوں کو 10 x 10 فٹ ، 15 x 15 فٹ یا 20 x 20 فٹ پر رکھتے ہوئے لگایا جاسکتا ہے۔

اس بات کا انحصار زیادہ تر بانس کی قسم پر ہے۔ ویسے کالے بانس کے لیے **20 x 20** فٹ سبز بانس کے لیے **15 x 15** فٹ اور چھڑیاں یا کین بانس کے لیے **10 x 10** فٹ کا فاصلہ موزوں ثابت ہوتا ہے۔

فرض کیا اگر **10 x 10** فٹ کے فاصلے پر بانس لگانا ہو تو زمین کی اچھی طرح تیاری کرنے کے لیے بعد کھیت میں دس دس فٹ کے فاصلے پر **10** انچ چوڑی اور تقریباً **8** انچ گہری کھالیاں بنائیں اور ہر کھالی میں دس دس فٹ کے فاصلے پر ایک ایک پودا لگاتے رہیں۔ پودا لگاتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ پودا بالکل کھالی کے درمیان نہ ہو بلکہ کنارے پر لگائیں تا کہ پانی آسانی سے گذر سکے۔ اس طریقے سے لگائے گئے پودوں سے پانی کی کافی بچت ہو جاتی ہے اور نالیوں سے گذر کر پودوں کو پانی ملتا رہتا ہے۔ اگر آپ کھیت کو پہلے سال دوسری فصلوں کے لیے بھی استعمال کرنا چاہتے ہیں تو کھالی سے کھالی کا فاصلہ **10** فٹ سے بڑھا کر **20** فٹ کر دیں اور پودوں کا درمیانی فاصلہ **10** فٹ رہنے دیں۔

آب پاشی

شروع شروع میں ہفتہ میں ایک بار پانی دینا چاہیے بعد میں موسم کے مطابق پانی کی مقدار کم یا زیادہ کی جاسکتی ہے۔

کھاد

زمین کی تیاری کے وقت گوبر کی گلی سڑی کھاد کافی مقدار کھیت میں ڈالنی چاہئیے کیونکہ گوبر کی کھاد بانس کی کاشت کے لیے بہت ہی اچھی سمجھی جاتی ہے۔ دوسری کیمیائی کھادیں جن میں نائٹروجن کا عنصر زیادہ ہو بانس کے لیے بہت موزوں ہیں۔ ان کی مقدار سال میں فی ایکڑ **75** پونڈ یوریا، **30** پونڈ نائٹروفاسفیٹ اور **15** پونڈ پوٹاشیم سلفیٹ ہونی چاہئے اور ان کو موسم بہار اور برسات کے شروع

ہونے سے پہلے ڈالنا چاہئیے۔

بانس کی بیماریاں

بانس کی تقریباً **170** قسمیں ایسی ہیں جن پر بیماریاں اور کیڑے مکوڑے حملہ کرسکتے ہیں۔ **440** قسم کی پھپھوندیاں، تین قسم کے بیکٹیریا، دو قسم کے وائرس بانس کی مختلف بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔ کچھ بیماریاں شدید نوعیت کی ہیں جو کہ بانس کی پیداوار کم کرسکتی ہیں۔ پھپھوندی کش ادویات اور کھادوں کے متوازن استعمال سے ان بیماریوں پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

پودوں کی دیکھ بھال

اچھی فصل کے لیے ضروری ہے کہ آغاز میں جب بانس کے پودے چھوٹے ہوں تو باقاعدگی سے جڑی بوٹیوں کو تلف کرنا چاہئیں تا کہ وہ خوراک، پانی اور دھوپ کے لیے ان کا مقابلہ **(Compete)** نہ کرسکیں اور بغیر کسی روکاوٹ بڑھوتری کرتے رہیں جب پودے بڑے ہو جاتے ہیں تو پھر جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ زمین کے اردگرد گوڈی کر کے زمین کو نرم رکھنا چاہیے اور کماد کی فصل کی طرح پودوں کی جڑوں کے ساتھ نئی مٹی چڑھاتے رہنا چاہیے۔ تمام بیمار، کمزور اور ناقص پودوں کو جھنڈ سے نکالتے رہنا چاہیے تا کہ صحت مند پودوں کو بڑھنے کا موقع ملتا رہے نیز پودوں کو سوروں، چوہوں اور سیہہ کے حملوں سے محفوظ رکھنا چاہیے۔

بانس کی کٹائی

تین سال کے بعد بانس کی فصل کٹائی کے لیے تیار ہو جاتی ہے۔ پہلی کٹائی کے بعد پھر ہر بار دو سال بعد بانس کی کٹائی کرنی چاہیے۔ بانس کو سطح زمین سے کم از کم دو پوریاں چھوڑ کر کاٹنا چاہیے۔ یکم جولائی تیس ستمبر کے درمیان جو کہ بانس کے بڑھنے کا موسم ہے کٹائی نہیں کرنی چاہیے۔ **31** جنوری سے پہلے پہلے کٹائی مکمل کر لینی چاہیے۔

بانس کی لکڑی کو خشک کرنا

کٹائی کے بعد اگر ممکن ہو تو بانس کو دو ماہ تک پانی میں رکھنا چاہیے اس کے بعد اسے سوکھا لیا جائے۔ اس طریقہ سے سوکھائے ہوئے بانس پر کیڑوں کے حملوں کا خطرہ نہیں رہتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک بانس پانی میں پڑا رہتا ہے۔ گیلا ہونے کی وجہ سے اس کے ٹشوز (**Tissues**) زندہ رہتے ہیں اور جو خوراک (نشاستہ) تنے میں ہوتا ہے۔ وہ ٹشوز استعمال کر لیتے ہیں کیڑے چونکہ خوراک حاصل کرنے کے لیے لکڑی پر حملہ آور ہوتے ہیں اس لیے جب ان کی پسند کی چیز ہی باقی نہیں رہتی تو وہ حملہ نہیں کرتے۔ اس طرح بانس کی لکڑی کی استعمال کی عمر کافی لمبی ہو جاتی ہے یہی عمل اگر دوسرے درختوں کی لکڑی کے ساتھ کیا جائے تو اس کی بھی استعمال کی عمر بڑھائی جا سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر لکڑی کو کسی موزوں کیمیکل کے ساتھ ٹریٹ کر کے محفوظ کر لیا جائے تو سونے پر سہاگہ۔

استعمال

بانس کی لکڑی ہلکی لچکدار اور مضبوط ہوتی ہے اور جلد خراب نہیں ہوتی۔ انہی خوبیوں کی بنا پر ایشیا کے بہت سے حصوں میں لوگ بانس سے گھر بناتے ہیں۔ اس کے علاوہ عام استعمال کا فرنیچر، بیڑے بنانے، خیموں، خوبصورت آرائشی نمونے، سیڑھیاں، باڑیں، کھیتی باڑی کے اوزار، حقہ، بانسری، بچوں کے کھلونے، چارپائی کے بازو، شامیانے، ادویات، پتنگ، ٹوکریاں، لاٹھیاں، چکیں، تیر کمان، مکانوں کی تعمیر کے لیے سامان وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے۔ بانس کو بطور باڑ بھی اُگایا جاتا ہے اور زیبائشی پودے کے طور پر بھی۔ اس کے بیج پیس کر روٹی پکانے کے لیے آٹا تیار کیا جاتا ہے۔ نرم ٹہنیاں، اچار اور سبزی کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں اور پتے چارے کا کام دیتے ہیں اس کو فوج میں کیموفلاج اور دوسرے مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ غرض یہ کہ اس سے بے شمار چیزیں بنائی جاتی ہیں لیکن ان میں سے بانس کا سب سے بڑا اور اہم استعمال کاغذ سازی اور مصنوعی ریشہ تیار کرتا ہے کیونکہ

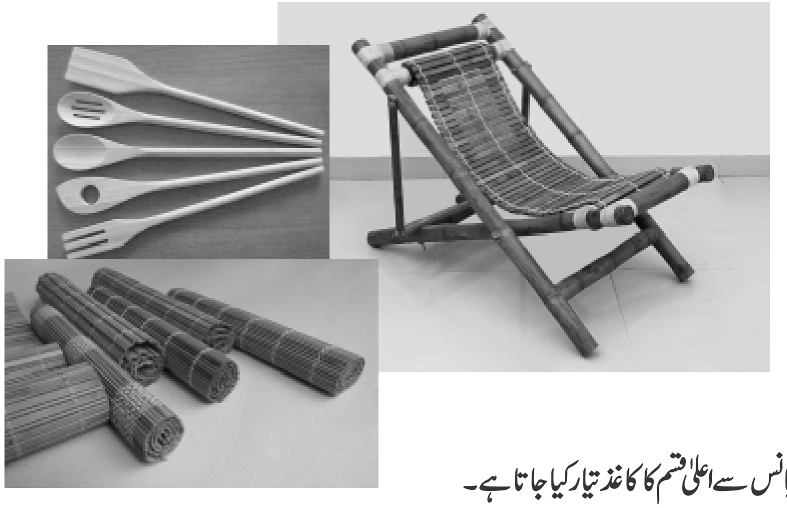

بانس سے اعلیٰ قسم کا کاغذ تیار کیا جاتا ہے۔

بانس کی کاشت بڑھانے کے لیے چند تجاویز

1- ہر زمیندار کو کم از کم اپنی ضرورت کو پوری کرنے کے لیے بانس اُگانے کی ترغیب دی جائے۔

2- اعلیٰ قسم کے بانس مثلاً کالا بانس کے پودے کسانوں کو ارزاں قیمت پر مہیا کئے جائیں اور ساتھ ساتھ فنی معاونت بھی کی جائے۔

3- محکمہ جنگلات میں ایک تحقیقاتی مرکز شجر کاری بانس قائم کیا جائے جو زمینداروں کو بتائے کہ کون کون سی اقسام زیادہ منافع بخش ہیں اور آب و ہوا کے اعتبار سے انہیں کہاں کہاں لگانا چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ پیداوار لینے کے لیے ریسرچ اور سائنٹیفک معلومات اکٹھی کی جائیں نیز بانس پیدا کرنے والے ممالک سے اعلیٰ اقسام کو پاکستان میں ٹیسٹ اور پھر کسانوں میں تقسیم کر کے۔

4- سمال انڈسٹریز اور دستکاری کے دیگر اداروں کو ترغیب دی جائے کہ وہ بانس سے ایسی مصنوعات تیار کریں جو لوگوں میں ہر دلعزیز ہو جائیں تاکہ بانس کے استعمال میں اضافہ کا باعث بنے۔

5- ان صنعتوں میں فروغ دیا جائے جن میں بانس بطور خام مال استعمال ہوتا ہے۔

6- حکومت کاشت کاروں کو بانس لگانے کے لیے بغیر سود قرضے فراہم کرے۔

7- محکمہ جنگلات اور زراعت کے آفیسرز اور ٹیکنیشنز کو مختصر کورسز کے ذریعے بانس کی کاشت پر ٹریننگ دی جائے تاکہ وہ کسانوں کو مشورے اور فنی معاونت دے سکیں۔

8- بانس لگانے والے کسانوں کو زائد پانی مہیا کیا جائے۔

9- پہاڑی اور نیم پہاڑی علاقوں میں زمین کی بردگی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے وہاں بانس کی کاشت کو فروغ دیا جائے۔

10- ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات، کتابچوں، پمفلٹ اور اشتہاروں کے ذریعے کسانوں میں بانس کی کاشت کو مقبول عام کیا جائے۔

11- مارکیٹنگ کا ناقص نظام بہتر کیا جائے تاکہ زمینداروں کی حوصلہ افزائی ہو اور انہیں اپنی پیداوار کا معقول معاوضہ ملتا رہے۔

چند اہم باتیں

زمین

جڑی بوٹیوں سے پاک زرخیز زمین

پودے لگانے کا موسم

موسم بہار اور موسم برسات

پودوں کا درمیانی فاصلہ

کھیت کے کناروں پر 5 - 7 فٹ کھیت کے اندر 15 x 15 فٹ یا 20 x 20

طریقہ کاشت

کھیت کے اندر نالیاں بنا کر ان کے کناروں پر پودے لگائیں۔

آبپاشی

شروع میں ہفتہ میں ایک بار بعد میں پودے کی بڑھت اور موسم کے مطابق۔

دیکھ بھال

آغاز میں جڑی بوٹیوں کو تلف کریں۔ پودوں کو سوروں، چوہوں اور سیہہ کے حملوں سے بچائیں۔

کھاد

گوبر کی کھاد کے استعمال کے ساتھ نائٹروجن والی کھادیں استعمال کریں۔

کٹائی

مڈھیوں سے اُگایا ہوا بانس تین سال بعد، قلموں سے اُگایا ہوا چار سال بعد اور بیج سے اُگایا ہوا 6 - 7 سال میں کٹائی کے قابل ہو جاتا ہے۔